سورة نوح

آيات ١ ـ ٩

محمد اقبال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ ۝۲ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۙ ۝۳
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا
يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۙ ۝۵
فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝۶ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا
اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ ۝۷
ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ ۝۸ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ ۝۹

مطالعہ حدیث

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنهما، أنَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

"فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ". أخرجه البخاري (3701)، ومسلم (2406)

سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے علیؓ کو فرمایا:
خدا کی قسم ! اگر تمہارے ذریعے سے اللہ ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو تمہارے لیئے یہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہیں

سورة نوح

- پہلی آیت میں ہی نوح (علیہ السلام) کا نام آیا ہے، نیز اس سورت میں نوحؑ کی دعوت کا تفصیلی ذکر بھی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورة نوح
- یہ سورت بالاتفاق مکی ہے مکہ معظّمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے
- یہ اس زمانے میں نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ ﷺ کی دعوت و تبلیغ کے مقابلے میں کفارمکہ کی مخالفت اچھی خاصی شدت اختیار کرچکی تھی
- اس سورت میں نوح (علیہ السلام) کی دعوت کے تین ستون
- 1-توحید کی دعوت 2- تقویٰ اور پرہیزگاری 3- اپنے نبی کی اطاعت
- انھیں تین باتوں کی دعوت آنحضرت ﷺ بھی دے رہے ہیں۔

سورة نوح

سورت کا موضوع اور مضمون

- سورت کا اصل موضوع توحید الٰہی ہے
- حضرت نوح (علیہ السلام) کا قصہ محض قصہ گوئی کی خاطر بیان نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اس سے مقصود کفار مکہ کو متنبہ کرنا ہے کہ تم محمد ﷺ کے ساتھ وہی رویہ اختیار کر رہے ہو جو حضرت نوح (علیہ السلام) کے ساتھ ان کی قوم نے اختیار کیا تھا، اور اس رویے سے اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں بھی وہی انجام دیکھنا پڑے گا جو ان لوگوں نے دیکھا

گزشتہ سورة (المعارج) سے ربط

- سورة المعارج میں جو لوگ عذاب کے لیے جلدی مچارہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ قسم قسم کے اعتراضات بھی اٹھارہے تھے انھیں جواب دیا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ کو ان کی مخالفت کے مقابلے میں صبر اور انتظار کی تلقین کی گئی ہے
- اس سورة میں حضرت نوحؑ کی دعوت کے مراحل ان کے طویل صبر و انتظار کی سرگزشت اختصار لیکن جامعیت کے ساتھ
- جس میں ایک طرف کفار مکہ کو آئینہ دکھایا گیا ہے کہ قوم نوح نے بھی تمھاری طرح عذاب کو ایک مذاق سمجھا اور بجائے حضرت نوحؑ کی دعوت کو قبول کرنے کے اس کا راستہ روکنے کے لیے ہر ممکن ذریعہ استعمال کیا۔ نتیجہ کیا ہوا ؟اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں پکڑے گئے۔ جس عذاب کا مذاق اڑاتے تھے اسی عذاب نے ان کی جڑیں اکھاڑ ڈالیں

قرآنی قصص

- قرآن کا ایک معتدبہ حصہ ـ قصوں اور واقعات سے متعلق
- قرآن تاریخ کی کتاب نہیں - پھر قصص بیان کرنے کا کیا مقصد ہے؟
  - قرآن ایک تربیت کنندہ اور ایک انسان ساز کتاب ہے
  - قصص کا بیان انسان کی تربیت اور اسکی کردار سازی کے ضمن میں
  - قرآنی قصوں میں تذکیر۔ عبرت اور نصیحت کا وافر سامان
  - انبیاء کے قصص میں موجود نصائح حقیقت میں زندگی کے لیئے بہترین زادِ راہ ہیں

سورة نوح
آیات ۱-۴
نوحؑ کی دعوتِ
توحید، آخرت
واستغفار
آیات ۵ - ۲۰
نوحؑ کی دعوت
اور تبلیغ کی
تفصیل
آیات ۲۱ - ۲۴
اتمامِ حجت کے بعد اللہ کے
ہاں نوحؑ کی فریاد
آیت ۲۵
نوحؑ کی قوم پر
عذابِ الٰہی
آیات ۲۶ - ۲۸
آپ کی اہل ایمان کے
لیئے دعائیں۔ کفر کرنے
والوں کے لیئے بد دعا

إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ١

إِنَّآ أَرْسَلْنَا - بیشک ہم نے بھیجا

نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ - نوح کو ان کی قوم کی طرف

أَنْ أَنذِرْ - کہ خبردار کرو   انذار - خبردار کرنا، ڈرانا

قَوْمَكَ - اپنی قوم کو

مِن قَبْلِ - اس سے پہلے

أَن يَأْتِيَهُمْ - کہ پہنچے انہیں

عَذَابٌ أَلِيمٌ - ایک دردناک عذاب

إِنَّآ أَرۡسَلۡنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوۡمِهِۦٓ أَنۡ أَنذِرۡ قَوۡمَكَ مِن قَبۡلِ أَن
يَأۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٞ ١

ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (اس ہدایت کے ساتھ) کہ
اپنی قوم کے لوگوں کو خبردار کردے قبل اس کے کہ ان پر ایک
دردناک عذاب آئے

We sent Noah to his People (with the Command): "Do thou warn thy People before there comes to them a grievous Penalty."

إِنَّآ أَرۡسَلۡنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوۡمِهِۦٓ أَنۡ أَنذِرۡ قَوۡمَكَ مِن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ ١

- سیدنا نوح (علیہ السلام) کی دعوت و تبلیغ کا مقصد۔انذار
- حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت کا مقصد قوم کو ان کی گمراہیوں اور اخلاقی خرابیوں پر متنبہ کرنا، ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دینا، اللہ تعالیٰ سے ڈرانا اور پیغمبر کی اطاعت اختیار کرنے کا حکم دینا تھا۔
- اللہ تعالیٰ کی ایک سنت اور دستور کا ذکر :
- کہ جب کسی قوم کا اخلاقی فساد و بگاڑ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ عذاب کی مستحق قرار پا جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب بھیجنے سے پہلے ان کے اندر اپنا رسول بھیج کر ان پر حجت تمام کر دیتا ہے، تاکہ گمراہی میں پڑے رہنے کے لیے ان کے پاس کوئی عذر اور حجت باقی نہ رہ جائے

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ ﴿۲﴾ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَطِيْعُوْنِ ۙ ﴿۳﴾

قَالَ يٰقَوْمِ - انھوں نے کہا اے میری قوم (اصل میں یٰقومِی تھا۔ ی کو حذف ہو گیا)

اِنِّىْ لَكُمْ - بیشک میں تمھارے لیے

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ - ایک واضح خبردار کرنے والا ہوں

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ - کہ تم لوگ بندگی کرو اللہ کی

وَ اتَّقُوْهُ - اور ڈرو اس سے (اور تقویٰ اختیار کرو اس کا)

وَ اَطِيْعُوْنِ - اور اطاعت کرو میری

قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۙ ۝٢ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوۡهُ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۙ ۝٣

اس نے کہا "اے میری قوم کے لوگو، میں تمہارے لیے ایک صاف صاف خبردار کر دینے والا (پیغمبر) ہوں
یہ کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

He said: "O my People! I am to you a Warner, clear and open: "That you should worship Allah, fear Him and obey me:

قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۙ ﴿۲﴾ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ۙ ﴿۳﴾

- اس وقت کے بگڑے ہوئے انسانوں کو انہوں نے جو پیغام دیا اس کو یہاں تین لفظ میں بیان کیا گیا ہے:
- عبادت، تقویٰ، اطاعت رسول
  - یعنی غیر اللہ کی پرستش چھوڑ کر ایک اللہ کی پرستش کرنا
  - دنیا میں اللہ سے ڈر کر زندگی گزارنا
  - ہر معاملہ میں اللہ کے رسول کو اپنے لیے قابل تقلید نمونہ سمجھنا
- یہی ہر زمانہ میں تمام پیغمبروں کی اصل دعوت رہی ہے۔ اور یہی خود قرآن کی اصل دعوت ہے۔

يَغۡفِرۡ لَكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى

يَغۡفِرۡ لَكُمۡ - وہ بخش دے گا تمھارے لیے

مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ - تمھارے گناہوں میں سے

وَيُؤَخِّرۡكُمۡ - اور وہ پیچھے کرے گا تم کو (مہلت دیگا)

○ أخَّرَ يُؤَخِّر ، تأخيرًا موٴخر ہونا ، پیچھے ہونا ، ملتوی ہونا

اِلٰۤى اَجَلٍ - ایک مدت تک اجل : مدت ، وقت ، موت

مُّسَمًّى - متعین مادہ : س م و سَمَّى : نام رکھنا ، موسوم کرنا

○ مُسَمّى مدت مقررہ ، معینہ ، تعین کیا ہوا

إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾

إِنَّ - بیشک

أَجَلَ اللَّهِ - اللہ کا (مقرر کردہ) وقت

إِذَا جَآءَ - جب آ جائے

لَا يُؤَخَّرُ - تو وہ مؤخر نہیں کیا جاتا

لَوْ كُنتُمْ - کاش تم لوگ ہوتے

تَعْلَمُونَ - جانتے

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ
اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٤

اللہ تمہارے گناہوں سے در گزر فرمائے گا اور تمہیں ایک وقت
مقرر تک باقی رکھے گا حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت
جب آ جاتا ہے تو پھر ٹالا نہیں جاتا کاش تمہیں اِس کا علم ہو

So He may forgive you your sins and give you respite for a stated Term: for when the Term given by Allah is accomplished, it cannot be put forward: if ye only knew

محمد اقبال

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

- آپ کی دعوت (اللہ کی توحید، شریعت الہی کی پابندی اور رسول کی اطاعت) سب سے اہم نتیجہ ۔ گناہوں کی بخشش
- عبادت و اطاعت کا دوسرا بڑا ثمرہ - مہلت عمل
- فرمایا تم کو مہلت دے گا ایک معین مدت تک کے لیے اس سے پہلے تم پر عذاب نہیں آئے گا،
- اللہ تعالیٰ کا وعدہ قطعی طور پر حق ہے،
- جب کوئی قوم اپنے رسول کی دعوت کو ٹھکرا دیتی ہے اور اسے غور و فکر کرنے کے لیے جو مہلت دی گئی ہو وہ ختم ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق اس قوم کو نیست و نابود کرنے کا قطعی فیصلہ کرلیتا ہے تو پھر کوئی طاقت اس فیصلے کو مؤخر نہیں کر سکتی

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَهَارًا ۙ ﴿۵﴾

قَالَ - (نوحؑ نے) کہا

رَبِّ - اے میرے رب

اِنِّیۡ - بیشک میں نے

دَعَوۡتُ - بلایا

قَوۡمِیۡ - اپنی قوم کو

لَیۡلًا - رات کو

وَّنَهَارًا - اور دن کو بھی

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَہَارًا ۙ ﴿۵﴾

اُس نے عرض کیا "اے میرے رب، میں نے اپنی قوم کے
لوگوں کو شب و روز پکارا

He said: "O my Lord! I have called to my People
night and day:

محمد اقبال

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَهَارًا ۙ ﴿۵﴾

- حضرت نوح علیہ السلام کا استغاثہ اپنے رب کے حضور
- آپ علیہ السلام نے کمال حکمت، محنت اور ہمدردی اور خیر خواہی سے دعوت کا کام کرتے رہے اور مسلسل سالہاسال تک اسی دھن میں لگے رہے جس کا مجموعی دورانیہ تقریباً ۹۰۰ سال ہے
- آپ علیہ السلام نے جتنی طویل مدت تک اپنی قوم کو جھنجھوڑا اور جگایا اس کی تاریخ میں کوئی دوسری مثال نہیں
- حضرت نوح علیہ السلام یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ میں نے اپنی قوم کو شب و روز پکارا، مگر میری پکار نے ان کے فرار ہی میں اضافہ کیا۔ یعنی جتنا ہی زیادہ میں نے ان کو پکارا وہ اتنا ہی زیادہ مجھ سے بھاگے

فَلَمۡ يَزِدۡهُمۡ دُعَآءِىۡۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾

فَلَمۡ - تو نہیں

يَزِدۡهُمۡ - زیادہ کیا ان کو

دُعَآءِىۡۤ - میرے بلانے نے

اِلَّا - مگر

فِرَارًا - فرار نے   مادہ : ف ر ر

- فَرَّ يَفِرُّ، فِرارًا : بھاگنا
- اردو میں : مفر (بھاگنے کی جگہ)، مفرور، کرّوفر (شان و شوکت)

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾

مگر میری پکار نے ان کے فرار ہی میں اضافہ کیا

"But my call only increases (their) flight (from the Right) .

وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

وَاِنِّيْ - اور بیشک میں نے

كُلَّمَا - جب بھی

دَعَوْتُهُمْ - بلایا ان کو

لِتَغْفِرَ لَهُمْ - تاکہ تو بخش دے ان کے لیے (ان کے گناہ)

جَعَلُوْٓا - ڈال لیں (انہوں نے)

اَصَابِعَهُمْ - اپنی انگلیاں إِصْبَع کی جمع أَصَابِع

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ - اپنے کانوں میں أُذْن کی جمع آذان

وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ ⑦

وَاسْتَغْشَوْا - اور ڈھانپ لیا (خود کو)

- غَشِيَ يَغْشَى ڈھانپنا ، چھپانا

ثِيَابَهُمْ - اپنے کپڑوں سے ثَوب کی جمع ثِيابٌ

وَاَصَرُّوْا - اور اڑ گئے

- أَصَرَّ يُصِرُّ إصرارًا اصرار کرنا

وَاسْتَكْبَرُوا - اور تکبر کیا

اسْتِكْبَارًا - بڑا تکبر

وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ

وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ ﴿٧﴾

اور جب بھی میں نے اُن کو بلایا تاکہ تو اُنہیں معاف کردے، انہوں

نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اپنے کپڑوں سے منہ ڈھانک

لیے اور اپنی روش پر اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا

And whenever I called them, that Thou mightiest forgive them, they put their fingers in their ears, and wrapped them in their garments, and persisted, and waxed very proud.

محمد اقبال

پیغمبر علیہ السلام کے اخلاص و خیر خواہی کا ایک نمونہ و مظہر

- یہ اس قوم کے مستکبرین کے گریز و استکبار کی تصویر ہے۔
- جب ان کی عاقبت سنوارنے کے لیے انھیں توبہ اور استغفار کی دعوت دی گئی تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور انھوں نے بات سننے سے انکار کر دیا اور اپنی چادریں اپنے اوپر لپیٹ لیں۔
- یوں انھوں نے اپنے خیالات اور اپنے رویئے پر اصرار جاری رکھا اور ڈٹے رہے
- اس کا یہ مطلب نہیں کہ انھیں اپنی بات کی صداقت پر یقین تھا بلکہ ان کے اڑنے کا سبب ان کا استکبار تھا۔ کیونکہ وہ تکبر کے مریض تھے
- حق کے آگے سر جھکا دینے اور خدا کے رسول کی نصیحت قبول کر لینے کو اپنی شان سے گری ہوئی بات سمجھتے تھے۔

ثُمَّ اِنِّيۡ دَعَوۡتُهُمۡ جِهَارًا ۙ ⑧ ثُمَّ اِنِّيۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ وَاَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ اِسۡرَارًا ۙ ⑨

ثُمَّ اِنِّيۡ - پھر بے شک میں نے

دَعَوۡتُهُمۡ - بلایا ان کو

جِهَارًا - آواز بلند کرتے ہوئے

جَهَرَ يَجْهَرُ ، جَهْرًا وجِهارًا

بلند آواز کرنا, کھلے بندوں کہنا

ثُمَّ اِنِّيۡۤ - پھر بے شک میں نے

اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ - اعلان کیا ان کے لیے

اعلانیہ (تبلیغ) کی ان کو

وَاَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ - اور میں نے چپکے سے (بھی) کہا ان کو

اِسۡرَارًا - چپکے چپکے

اسی فعل کا مصدر (اِسْرَارًا) دوبارہ تاکید کے لیئے لایا گیا

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ ۝٨ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ
لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ ۝٩

پھر میں نے ان کو ہانکے پکارے دعوت دی
پھر میں نے علانیہ بھی ان کو تبلیغ کی اور چپکے چپکے بھی سمجھایا

So I have called to them aloud;
"Further I have spoken to them in public and
I have appealed to them in private.

محمد اقبال

آپؑ کی دعوت کی اسلوب

- حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے سر برآوردہ لوگوں کے مخالفانہ رویئے اور آپ کی دعوت کے جواب میں انتہائی تکبر و غرور کا اظہار دیکھ کر یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ حضرت نوح (علیہ السلام) نے انھیں دعوت دینا بند کر دیا ہوگا
- لیکن ایسا نہیں ہوا ان کی مزاحمت، مخالفت، ان کے گریز اور ان کا استکبار کے باوجود آپ اسی ولولے، جوش اور بے نظیر استقامت سے دعوت دیتے رہے
- انبیاء کرام کا طریق دعوت یہی رہا ہے کہ ان کی قوم کی بیزاری دعوت حق سے جتنی بڑھتی گئی، اتنا ہی ان کا جوش دعوت اور بڑھتا گیا، اور اس میں تیزی آتی گئی
- دعوتِ حق کے راستے کے مسافروں کے لیئے عظیم زادِ راہ

آپؑ کی دعوت کی اسلوب

- حضرت نوح علیہ السلام نے ان کو اعلانیہ بھی تبلیغ کی۔ یعنی ان کے مجمعوں اور اجتماعات کے اندر اجتماعی طور پر بھی حق کی تبلیغ کی
- جہاں ڈنکے کی چوٹ بات کہنے کی ضرورت ہوئی، وہاں انہوں نے ڈنکے کی چوٹ اور بے دریغ اپنی بات کہی تاکہ ان کو جھنجھوڑا جاسکے
- اسی جزبۂ خیر خواہی کی بناء پر حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو پوشیدہ طور پر بھی حق کی دعوت دی (اور میں نے ان کو چپکے چپکے بھی سمجھایا)
- جہاں ان کے اندر گھس کر بات کہنے اور کچھ سنانے کا موقع ہوا تو وہ طریقہ بھی آزمایا، تاکہ جن کے اندر زندگی کی کچھ رمق باقی ہے وہ اگر چاہیں تو فیصلے کی گھڑی آنے سے پہلے پہلے اپنے انجام کی فکر کرلیں اور اپنے دائمی خسارے سے بچ جائیں